

تجربہ جو شہادت کی تصدیق کرتا ہے

نمبر 3396

ایک وعظ

شائع شدہ جمعرات، 5 مارچ 1914

سنایا گیا از سی۔ ایچ۔ اسپرچن

میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن میں

جمعرات کی شام، 27 مئی 1869 کو

"جیسے ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا خُداوند لشکروں کے شہر میں، ہمارے خُدا کے شہر میں۔"

زبور 48:8

جیسے ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔ یہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا، بلکہ اکثر اس کا الٹ ہی پایا جاتا ہے۔ باتوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے، تصوّر کی اڑان سے کام لیا جاتا ہے، اور ہم بڑی بڑی باتیں سنتے ہیں، لیکن جب دیکھنے یا عملی طور پر اُن سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ بڑی باتیں نہایت چھوٹی نکلتی ہیں۔ دنیا میں عام طور پر یہی حال ہے۔ ہم نے سنا اور اپنی جوانی میں اُن سے سنا جو ہم سے پہلے گزر چکے کہ گناہ کی راہیں خوشنما ہیں، کہ بُرے جذبات کی تسکین میں بڑی لذتیں ہیں، اور اگر ہم اپنے آپ کو عام رُو کے حوالے کر دیں تو نہایت آسانی سے خوشی کی نہر پر بہتے چلے جائیں گے۔

آہ! کتنے ہی لوگ جنہوں نے اپنی جوانی کے گناہ بوئے اور خوشی کی فصل کی اُمید رکھی، مگر آخر میں دیکھا کہ اس سے سوا کچھ نہ نکلا سوائے نقصان کے! اپنی ہوسوں کی سیرابی سے بیزار ہو کر، اور آخر اپنی شرارت سے بالکل ہلاک ہو کر، انہوں نے بیٹھ کر ہاتھ ملے اور مایوسی میں جانا کہ باتیں ویسی نہ نکلیں جیسی سنیں تھیں۔ جیسا انہوں نے سنا، ویسا انہوں نے نہ دیکھا، بلکہ الٹ—لذت کے بدلے دُکھ، خوشی کے بدلے غم، اور یہاں ہی ندامت، اور بعد ازاں ایک ایسا عذاب جس کا کوئی انت نہ ہوگا۔

باطل تعلیم دینے والوں کے ساتھ بھی انجام اس سے بہتر نہیں۔ جیسا ہم نے سنا، ویسا ہم نے نہ دیکھا۔ ہمیں اکثر بتایا گیا کہ فلسفہ ایک قوم کو مہذب بنا دے گا، تعلیم کا پھیلاؤ ضرور انسان کے دل کو بدل دے گا، اور گناہ کی طرف رُجحان ذہنی روشنی کے بڑھنے سے دب جائے گا۔ مگر جیسا ہم نے سنا، ویسا ہم نے نہ دیکھا، کیونکہ فلسفہ نے انسان پر بہت بوجھ ڈالے ہیں، مگر اُن بوجھوں کو اپنی ایک انگلی تک سے بلانے کو تیار نہیں ہوا۔ ہم نے بہت سنا کہ یہ منصوبہ اور وہ تدبیر معاشرہ کے لیے کیا کچھ کرے گی، مگر ہوتا کچھ نہیں۔ نظریات پیش کیے جاتے ہیں، ہوا سے بھرے تھیلے نکالے جاتے ہیں، بلبلی پھلانے جاتے ہیں، مگر کوئی پائیدار اور قیمتی چیز پیدا نہیں ہوتی۔

ایک کے بعد ایک یہ نامور نظریہ ساز اُٹھے جو دنیا کو بدلنے اور از سر نو بنانے والے تھے۔ وہ برائی کی جڑیں اکھاڑنے اور بیابان کو خُداوند کے باغ میں بدل دینے والے تھے۔ مگر ایسا نہ ہوا، ہماری آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا۔ بلکہ بُرا اور بدتر ہوا، اور جو نیک تھا وہ بھی اُن دعویدار نیکوکاروں سے رُکاوٹ میں پڑا۔ آپ کوئی بھی باطل تعلیم لے لیجیے جو اکثر ہمارے مقدس ایمان سے جوڑی جاتی ہے، اور جب آپ اُن کو آزمانے اور جانچنے لگیں تو وہ پانی نہیں رکھتیں۔

کتنی ہی بار ہم نے "انسانی فطرت کی عظمت" کے بارے میں سنا، کہ انسان کا دل فطرتاً نیک اور مسیح صفت چیزوں سے ہم آہنگ ہے۔ کہا گیا کہ یس مسیح کو ظاہر کیجیے، اور اُس میں ایسی حُسن ہے کہ ساری دنیا ضرور اُسے پیار کرے گی۔ مگر جیسا ہم نے سنا، ویسا ہم نے نہ دیکھا؛ بلکہ ہم نے انسان کو ویسا ہی دیکھا جیسا خُدا نے اُسے دیکھا—فساد آلود۔ کوئی نیک نہیں، ایک بھی نہیں، اور کلوری کی کامل روشنی میں ہم نے دیکھا کہ یسوع کی کامل صفات بھی ایک اندھی دنیا کو نظر نہیں آتیں، نہ ہی وہ ایک بگڑی ہوئی دنیا کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ "اُسے صلیب دو! اُسے صلیب دو!" یہی انسانیت کا فیصلہ مجسم خُدا کی کامل صفات پر بھی ہے۔

ہم نے آزاد ارادے کی طاقت کے بارے میں بہت کچھ سنا۔ سنا کہ انسان خود بخود مسیح کے پاس آتے ہیں، کہ کوئی ایسی غالب فیض کی قدرت نہیں جو انہیں تاریکی سے نور کی طرف، اور گناہ و شیطان کی قدرت سے خُدا کی طرف پھیرے۔ آہ! ہم نے یہ سنا، مگر ہم نے کبھی نہ دیکھا۔ آج تک، حالانکہ ہم ہر طبقے کے مسیحیوں سے ملے ہیں، ہم نے کبھی ایک بھی ایسا ایماندار نہیں پایا جس نے کہا ہو کہ اُس کی توبہ اُس کی اپنی کوشش کا نتیجہ تھی، یا کہ اُس کا مسیح کے پاس آنا بالکل اُس کے اپنے آزاد ارادے کی قوت سے ہوا۔

ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ خُدا اپنے لوگوں کو چھوڑ دیتا ہے، کہ حقیقی مقدس آخرکار مڑ جاتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم خُدا کا شکر کرتے ہیں کہ اگرچہ ہم نے یہ اکثر سنا، ہم نے کبھی، کبھی نہ دیکھا۔

،اگر یہ کبھی ہو کہ اُس کی بھیڑوں میں سے ایک بھٹک جائے "
"میری ناتواں اور متزلزل جان دن میں ہزار بار گر جائے۔"

لیکن اپنی قدرت سے بڑھ کر کسی اور بڑی قدرت کے وسیلہ سے محفوظ رکھے جانے کے سبب، اور نہایت بولناک آزمائشوں میں بچانے جانے کے باعث، ہم آج بھی یہی مانتے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں کو رکھتا ہے۔ ہم نے یہ سنا بھی اور دیکھا بھی؛ مگر دوسری تعلیم ہم نے سنی ضرور، مگر شکر خدا کا، کبھی نہ دیکھی۔ اور اسی طرح مسیحی دنیا کے بعض حصوں میں بہت سی اور باتیں رائج ہیں جو اگر عملی آزمائش پر لائی جائیں تو ظاہر ہو جائے کہ وہ سچ نہیں۔ ہم نے انہیں سنا، اور ایسی پُرجوش فصاحت سے بیان ہوتے سنا کہ اگر ہم قائل ہونے والے ہوتے تو ہو جاتے، مگر ہم نے اُس پرانے کتاب کا حوالہ لیا، اور وہ پرانی کتاب ہمارے لیے ہر اس دلفریب نغمے سے بڑھ کر ثابت ہوئی جو شیریں فصاحت پیدا کر سکتی تھی۔

ہم نے اپنا جھنڈا صحن جہاز کے مستول پر گاڑ دیا ہے، اور اُسے اُتار نہیں سکتے۔ ہم نے اِس بابرکت کتاب میں جو کچھ پایا سب سچ پایا؛ مگر انسان کا کلام، جب وہ خدا کے کلام سے ٹکرایا یا مقابل ہوا، ہم نے اُسے بھوسے کی مانند بلکا پایا، اور اُس چربی کی مانند آسانی سے جلتا دیکھا جو مذبح کی آگ پر جلائی جاتی ہے۔

اب ذرا کچھ وقت کے لیے ہم اس عام سچائی کو واضح کریں گے کہ خدا کی باتوں میں اور خدا کی کلیسیا میں "جیسے ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔"

—اب غور کریں

۱

۔ یہ بات پوری وحی کی لکیر پر ایسی ہی رہی ہے۔

اگر کوئی شخص سات گنا متوسلح کی عمر جیسی طویل حیات پا کر جنت کے پہاڑوں پر کھڑا ہوتا اور یہ پہلا وعدہ سُننا کہ عورت کی نسل سانپ کا سر کچلے گی، اگر وہ نوح کو کشتی میں بند دیکھ سکتا، اور عہد کا وہ قوس قزح پہلی بار بادلوں پر تن کر دکھتا؛ اگر وہ ابرہام کے زمانہ میں جی سکتا اور اُس نسل کے باپ کو دیکھتا جس میں زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی؛ اگر وہ بیابان میں بنی اسرائیل کے دیکھے ہوئے سب نشان اور قربانیاں دیکھ سکتا، جو آنے والے نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرتی تھیں؛ اگر وہ داؤد کی نبوتوں کو سن سکتا ان بے مثال زبوروں میں جو مسیح سے معمور ہیں؛ اگر وہ یسعیاہ کی آسمانی نغمہ سرائی سُن سکتا جب وہ اُس کے بارے میں کہتا جو آدمیوں سے حقیر اور ترک کیا ہوا، غموں کا مرد اور رنج سے آشنا تھا؛ بلکہ اگر وہ ہر نبوت کو سُن سکتا، ہر نشان کو دیکھ سکتا، اور ہر مقدس اشارت کو سمجھ سکتا—پھر جب وہ مسیح کی ذات کو دیکھتا، اُسے زندہ دیکھتا، مرتے دیکھتا، جی اُٹھتے دیکھتا، آسمان کو چڑھتے دیکھتا، اور پنتگست کو واقع ہونے دیکھتا، اور کلیسیا کی تاریخ کو تا امروز دیکھتا—تو ایسا سنجیدہ اور معزز مرد، جس کا سپید سر صدیاں گزرنے کی گواہی دیتا، کہتا: "جیسے میں نے اپنی حیات کے اوّل حصّہ میں سنا، ویسا ہی اخیر ایام میں دیکھا، خدا نے ہمیشہ اپنا وعدہ پورا کیا؛ جیسا سایہ تھا ویسا ہی اُس کا اصل؛ جیسا نمونہ تھا ویسا ہی اُس کا پورا ہونا؛ جیسا کلام جو نبیوں کے ہونٹوں سے نکلا، ویسا ہی وہ مسیح جو وقت کی پُری "میں اس جہان میں آیا تاکہ بنی آدم کو برکت دے اور فدیہ دے۔"

یہ صرف ایک عظیم عام سچائی نہیں، بلکہ سنو—یہ ہر شوشہ اور رمق تک درست ہے۔ ہم انسانوں سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ جب بار بار بولیں تو ہر لفظ بے عیب ہو۔ ہم اُن کو خطا کا احتمال دیتے ہیں، اور زبان کی لغزش کو کچھ معاف رکھتے ہیں۔ مگر ان ہزاروں برسوں میں جن میں خدا نے مسیح اور انجیل کی بادشاہی کے بارے میں کلام فرمایا، کبھی ایک بھی ایسا کلمہ نہ ہوا جو پورا نہ ہوا ہو۔

نہ کوئی لغزش زبان ہوئی، نہ کوئی دھبہ صفحہ پر پڑا۔ سب کچھ بالکل صحیح، باریک بینی سے، عین مطابق—اگر میں کہوں تو —خردبینی دقت کے ساتھ مسیح میں پورا ہوا۔ جیسے صندوق کی کنجی قفل کے ہر پٹے سے پوری طرح میل کھاتی ہے، ویسے ہی مسیح کی زندگی اور کلیسیا کی تاریخ سب نمونوں اور نبوتوں سے پورے طور پر میل کھاتی ہے۔ بعض اوقات کہا گیا ہے کہ اگر کوئی چاروں انجیلوں کی الہام پر شک کرے تو اُس کے لیے بڑا نازک امتحان یہ ہے کہ ایک پانچویں انجیل تصنیف کرے جس میں کوئی نئی تفصیل ہو مگر وہ باقی سب سے ہم آہنگ ہو، اور پرانے عہد کی سب نبوتوں اور وعدوں سے میل کھائے۔ یہ ایک چیلنج ہم اُن ذہینوں کو دیتے ہیں جو آجکل ہر مقدس شے پر حملہ آور ہیں۔

اگر یہ مسئلہ ہر زمانے کے داناؤں کے سامنے رکھا جاتا—کہ لو، یہ عہد قدیم ہے، سچ ہے یا نہیں، تم ایک ایسی شخصیت کا خاکہ بناؤ جو اس سب سے میل کھائے؛ اپنی شاعری یا کسی بھی فن کا سہارا لو؛ ایک ایسا شخص تراشو جو برّہ، خطاکار بکری، فصیح، نوح کی کشتی، داؤد کے زبور، یرمیاہ، یسعیاہ، حزقی ایل اور یوایل کی پیش گوئیوں سے بالکل مطابقت رکھے—تو یہ پہلی مایوسی میں چھوڑ دی جاتی۔

انسان اور فرشتے مل کر بھی ایسا مثالی مسیح دریافت نہ کر سکتے جو اس سب کے مطابق ہو۔ مگر ہمارا خُداوند ہر شوشہ اور ہر رمق میں پورا اترتا، یہاں تک کہ جب ہم عہدِ قدیم کے بعض حصے پڑھتے ہیں تو اپنے دل میں کہتے ہیں: "یہ تو گویا واقعہ کے بعد لکھا گیا معلوم ہوتا ہے۔" ہم زیور 22 پڑھتے ہیں، اور اگر نہ جانتے کہ یہ ہمارے خُداوند کے آنے سے صدیوں پہلے لکھا گیا تھا تو اسے پیش گوئی نہیں بلکہ تاریخ سمجھتے۔ اس کا فہم صرف الہام ماننے اور خُدا کی عجیب سچائی پر مسرور ہونے سے ہی ممکن ہے۔

یہاں تک کہ وہ چھوٹی باتیں بھی، جیسے مسیح کے جامہ پر قرعہ ڈالنا، جو بظاہر بے وقعت دکھائی دیتی ہیں، خُدا نے اُن کا بھی پورا ہونا یقینی بنایا۔ اور اگرچہ ہمارا خُداوند مر چکا تھا اور ابھی اُس کے دل کو نہ چھیدا گیا تھا، پھر بھی مرنے کے بعد اُس کا چھیدا جانا ضروری تھا تاکہ "وہ اُس کی طرف نظر کریں جسے انہوں نے چھیدا" اور اُس کے سبب ماتم کریں اور نوحہ کریں۔ "جیسے ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔" ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کی زندگی نے یقینی طور پر اُن سب نبوتوں کو پورا کیا جو خُدا نے پہلے اُس کے حق میں فرمائی تھیں۔

—اور اب ہم آگے بڑھیں گے کہ بیان کریں

II

. خُدا کی کلیسیا—مسیح کی طرف اور خُدا کی طرف—ہمارے ذاتی تجربہ کے اعتبار سے۔

تم میں سے بعض کے دل میں مسیح کے بارے میں خیالات ہیں، مگر گویا وہ مردہ ہے یا ڈور ہے۔ لیکن ہم اُس کے ساتھ ایک زندہ نجات دہندہ کے طور پر معاملہ کرنے آئے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ہم نے اُس کے ساتھ ایسا معاملہ کیا، تو کیا ہم نے وہ سب کچھ سچ پایا جو اُس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا تھا؟

جب ہم پہلی بار مسیحی لشکر میں بھرتی ہوئے، تو ہمیں خود مسیح کے کلام سے بتایا گیا کہ ہمیں لاگت کا حساب لگانا ہے اور ایک حد تک ایذا اٹھانی ہے۔ ہمیں خبردار کیا گیا کہ جلدبازی سے اپنے آپ کو ایسے کام میں نہ ڈالیں جس کو ہم اُس وقت تک انجام نہ دے سکیں جب تک اُوپر سے قوت نہ پائیں۔ ہمیں خبردار کیا گیا، "دنیا میں تم کو مصیبت ہوگی۔" کیا ہم نے ایسا پایا؟ آہ! کوئی کہتا ہے، "یہ تو مجھ پر کمال سچ ہوا، اپنے ہی گھرانے کے لوگوں سے میں نے سب سے پہلے مخالفت پائی، انجیل" "نہ اُن کو میرے خلاف کر دیا جو کبھی میرے سب سے عزیز دوست تھے۔"

بالکل ایسا ہی، مگر جب یہ پیش آیا تو تم نے دیکھا کہ اُس نے تم سے کس قدر صداقت سے برتاؤ کیا، کہ اُس نے تمہیں اپنی خدمت میں یوں نہیں کھینچا گویا یہ سب لطف ہی لطف ہوگا، بلکہ اُس نے خبردار کیا کہ یہ ایک جنگ ہے، یہ ایک زیارت ہے۔ تم نے ایسا پایا، اور جب یہ پورا ہوا تو اس سے تمہارا آئندہ کے لیے اُس پر بھروسہ بڑھنا چاہیے۔

اور تمہیں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اگر تم اُس پر بھروسا کرو گے، تم جو گناہوں کے بھاری بوجھ سے دبے ہو، تمہارے سب گناہ معاف ہوں گے، اور یہ معافی تمہارے دل میں ایک پختہ اطمینان پیدا کرے گی۔ کیا تم نے ایسا پایا؟ کیا تم کھڑے ہو کر اپنا نام اُن گواہوں کی لمبی فہرست میں نہیں لکھ سکتے جو کہتے ہیں، "ہم نے اُس کی طرف نظر کی اور متور ہوئے، اور ہمارے چہرے شرمندہ نہ ہوئے۔ اِس مسکین نے پکارا، اور خُداوند نے اُسے سنا، اور اُس کے سب خوف سے اُسے رہائی بخشی؟"

میں خُداوند کو مبارک کہتا ہوں کہ میں گواہی دے سکتا ہوں کہ معاف شدہ گنہگار کی خوشی اُس سے شیریں اور بہتر ہے جتنی میں نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچی تھی، اور وہ اطمینانِ دل جو کفارے کی یاد ہمیشہ لاتی ہے، اُس سے بہتر اور پائیدار ہے جتنا ایک نالائق شخص، جسے مسیح نے بلایا، کبھی سوچ بھی سکتا تھا۔

ہمارے خُداوند یسوع نے ہمیں یہ بھی فرمایا کہ اگر ہم اُنیں اور اُس پر بھروسا کریں تو وہ ہمیں ہمارے گناہوں پر فتح دے گا۔ اب، کیا اُس نے ایسا کیا؟ میں جانتا ہوں تم مانتے ہو کہ کبھی کبھی تم نے اپنے گناہوں کو اُس حد تک مغلوب نہیں کیا جس طرح تم چاہتے تھے۔ جنگ اب بھی جاری ہے، نگرانی کے بُرج کی اب بھی ضرورت ہے۔ لیکن اے بھائیو، اگر کوئی گناہ مغلوب نہیں ہوا تو کیا یہ مسیح کی تقصیر ہے؟ کیا یہ ہماری اپنی کوتاہی نہیں؟ "انہوں نے بڑھ کے خون کے وسیلہ سے فتح پائی" یہ ہر مقدس کی جدوجہد کے بارے میں سچ ہے۔ کوئی ایسا گناہ نہیں جسے ہم دعا اور آنسوؤں کے وسیلہ مغلوب نہ کر سکیں، بشرطیکہ ہم صلیب کے قدموں میں رہیں۔ سب سے بُرا مزاج بھی قابو میں اور نرم ہو سکتا ہے اگر آدمی مسیح کے غموں کی طرف دیکھے اور مزاج میں اُس کی مانند ہو جائے۔

یہ کچھ بھی فرق نہیں پڑتا کہ گناہ فطری مزاج کے ساتھ کتنا جڑا ہوا ہے، خواہ تم کہو، "یہ میرا آسانی سے گرا دینے والا گناہ ہے"، تم اُس سے رہائی پا سکتے ہو۔ مسیح جب ہمارے مزاج کے جزیرہ میں آتا ہے تو وہاں کے سب ظالم اور جان لیوا سانپوں کو

نکال سکتا ہے، اور اگر وہ باقی بھی رہیں تو وہ ہمیں ایسی کثیر فیض دیتا ہے کہ وہ کوئی اثر نہ ڈال سکیں، بلکہ ہم "خداوند کے لیے مقدس" بنے رہیں۔

اب، تم اور میں نے خدا کے مقدسوں سے بڑھا اور سنا کہ جب ہمارا خداوند یسوع واقفیت اور فہم میں پہچانا جائے تو وہ خود ناقابل بیان شیرینی ہے۔ کچھ نے ہمیں بتایا—جیسا رفتہ رفتہ فورڈ نے اپنے عجیب آقا کے بارے میں لکھا—کہ آسمان کی خوشی کا کچھ حصہ یہاں نیچے بھی پایا جا سکتا ہے؛ کہ مسیح کی حضوری اور اُس کے ساتھ شراکت و تامل میں دل ابدی خوشی اور جلال سے معمور ہو کر ناچ سکتا ہے۔

اے بھائیو، کیا ہم نے ایسا پایا؟ آہ! ہم میں سے کچھ تو اپنی مہر ثبت کر سکتے ہیں کہ اس معاملہ میں خدا کے مقدسوں نے سچ کہا ہے۔ اُس نے اپنی حضوری سے ہماری جانوں کو مسرور کیا، اور ہمارے دل اُس وقت پگھل گئے جب اُس نے ہمارے کانوں میں اپنی محبت کا عجیب قصہ کہا۔ شاید ہم اپنی بے ایمانی میں سوچتے ہیں کہ یہ محض خیال یا جنون یا کوئی پُر جوش جذباتیت ہے، مگر ایسا نہیں۔ یہ ایک سنجیدہ حقیقت ہے کہ جب کوئی شخص مسیح کے بازو پر جھکنا سیکھتا ہے تو وہ مصیبت پر بنستا ہے، ایذا سے بے خوف ہوتا ہے، آزمائش سے بے ضرر گزرتا ہے، یہاں چلتا ہے مگر اُس کی گفتگو آسمان پر ہوتی ہے، وہ آزماد کے بیٹوں کے ساتھ بیٹھتا ہے، مگر "اُس کے ساتھ اُٹھا کر آسمانی مقاموں میں بٹھایا گیا" ہوتا ہے۔

میں اُن مقدسوں سے کہوں گا جو ابھی مسیح کے کالج میں زیادہ آگے نہیں بڑھے، جو ابھی اُس کے قیمتی مزاج اور اُس سے نکلنے والی الہی صفات کا مطالعہ شروع ہی کیا ہے—کبھی قناعت نہ کرو جب تک تم نے وہ نہ پا لیا ہو جس کا تم نے غزل الغزلات کے گیت سے سنا، جس کا تم نے اُن مقدسوں سے سنا جنہوں نے اپنے تجربے سے تمہیں مسیح کی محبت کے بارے میں بتایا—تو تم بھی وہی پاؤ گے۔

یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ جتنا آگے بڑھو گے اتنا ہی دین میں لذت کم ہوگی۔ آہ! نہیں! اس میں گہری گھونٹوں کی بڑی مسرت ہے۔ بلکی چسکیاں سنبھال لیتی ہیں، مگر آہ! یہ مسیح کی محبت کی پاک مستی ہے جو اعلیٰ ترین خوشی اور سب سے الہی سرور لاتی ہے۔

مسیح کی محبت کے سمندر میں ٹخنوں تک اترنا اچھا ہے، مگر آہ! کمر تک جانا، اور پھر آگے بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ جانا کہ "یہ تیرنے کے لائق دریا" بن جائے—یہی دینداری کے حقیقی لذتوں کو جاننا ہے۔

جیسا تم نے ان چیزوں کے بارے میں سنا، خواہ وہ تمہیں بلند لگتی ہوں اور تم اُن سے لرزتے ہو، مگر اگر تم زیادہ فضل مانگو تاکہ آگے بڑھ سکو تو ویسا ہی تم دیکھو گے۔ مسیح کے بارے میں کوئی استثناء نہیں۔ وہ بازار میں کچھ ایسا پیش نہیں کرتا جو محض آنکھ کو لبھانے کے لیے ہو مگر خریدنے کے لائق نہ ہو۔ اُس کے پیروں میں کبھی کھوٹ نہیں، اُس کا سونا محض ملمع نہیں۔ تم اُس سے روٹی خرید سکتے ہو اور ترازو میں تول سکتے ہو اور اُسے برابر پاؤ گے۔ وہ پانی جو وہ دیتا ہے نہ کبھی باسی ہوتا ہے نہ کھٹا، بلکہ ہمیشہ تازہ اور شیریں رہتا ہے۔ جتنا زیادہ تم اُس کا لطف اٹھاؤ گے اتنا ہی اُس چشمے کو قیمتی جانو گے جو تمہاری جان میں ہمیشہ کی زندگی کے لیے اُبلتا رہتا ہے۔

اب میں اسی نکتہ کو دوسرے پہلو سے بیان کر سکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ہم نے مسیح کو اُس کی زمینی زندگی میں سنا، اُسی طرح ہم نے اُسے اپنے ساتھ کے معاملات میں پایا۔ جب مسیح زمین پر تھے تو وہ سراسر شفقت اور محبت تھے، اور ہم نے اُسے ایسا ہی پایا۔ ہم اپنی گناہ کی کوڑھ سے ڈھکے ہوئے، اور اپنی بدکاریوں سے مرنے کو تیار، اُس کے پاس آئے، مگر اُس کے ہاتھ کا ایک لمس، جو اُس نے فضل سے بخشا، ہمیں شفا دے گیا۔ جب وہ زمین پر تھے تو وہ قدوسیت ہی تھے، اور آج بھی ویسے ہی ہیں، کیونکہ اگر ہم گناہ سے محبت رکھنے لگیں تو وہ ہمارے ساتھ نہیں چلیں گے۔ وہ ہماری خطاؤں کو جلد دیکھ لیتے ہیں، اور نرمی سے ہمیں ملامت کرتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارا ضمیر جاگ اُٹھتا ہے اور ہم بُرائی سے نفرت کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں۔

مسیح اس جہان میں نہایت وفادار دوست کے مانند تھے۔ اپنے خاصوں سے محبت رکھنے کے بعد اُن سے آخر تک محبت رکھی۔ اور ہم نے اُسے اب تک ایسا ہی پایا ہے۔ کبھی ایک گھڑی بھی نہ ہوئی کہ اُس نے ہمیں دشمنوں کے سامنے ننگا چھوڑ دیا ہو۔ جب ہم آزمائے گئے تو اُس کی شفاعت ہمیشہ ایک پیتل کی دیوار کی مانند ہمارے گرد رہی تاکہ دشمن ہمیں نکل نہ سکے۔ جب ہم راہ سے بھٹکے، تو اُس نے نیک چرواہے کی مانند ہمیں اُن راستوں پر چلایا جنہیں ہم نہیں جانتے تھے، مگر وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ قحط کے ایام میں ہم سیراب ہوئے، حاجت کے وقت ہم آسودہ ہوئے۔ ہم اُس کے نام کی خوب گواہی دے سکتے ہیں۔

اگر اُس کے مقدسین میں سے کوئی ایسا کلام کرے جو اُس کو سرفراز کرے اور اُس کو بلند بٹھائے، تو ہم بھی اپنی بساط کے مطابق اُس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے تجربہ نے اجازت دی ہے، وہ اُس سے بھی بہتر مسیح ثابت ہوئے ہیں جتنا ہم نے گمان کیا تھا۔ آہ! وہ بالکل قیمتی ہے، بالکل دل آویز ہے۔ آج تک ہم نے اُس میں کوئی عیب نہ پایا۔ ہم نے اُسے آزمایا—آہ!

کیسا سخت آزمایا، اور ہمارے گناہوں نے اُسے —آہ! کس قدر بھاری طور پر آزمایا۔ مگر وہ ہمیشہ سچا رہا، کل، آج اور ابد تک وہی ہے۔ ہم اُسے صرف برکت دے سکتے ہیں اور اُس کی حمد کر سکتے ہیں، کیونکہ ”جیسے ہم نے سُنا، ویسے ہی ہم نے دیکھا۔“

میرا دل چاہتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ جو یہاں موجود ہو، ابھی، اسی دم، میرے خُداوند کے پاس آؤ اور اُسے آزما کر دیکھو۔ آہ! مجھے خوب یاد ہے جب میں پہلی بار اُس کے پاس آیا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ معاف کرنے کو تیار ہے، اور یہ کہ اُس پر —ایک نگاہ ڈالنا میرے دل کا کچل دینے والا بوجھ اُتار دے گا۔ میں یقین نہ کر سکا، مگر

،میں جیسا تھا ویسا ہی یسوع کے پاس آیا“
”تھکا، بوجھل اور غمگین۔“

—اور کیا اُس نے مجھے مایوس کیا؟ آہ! ہرگز نہیں، میں خوشی سے اُس شعر کے باقی حصے میں شامل ہو سکتا ہوں

،میں نے اُس میں آرام گاہ پائی“
”اور اُس نے مجھے شادمان کر دیا۔“

اگر تم میں سے کوئی یہ سوچتا ہے کہ جب تم آؤ گے تو مسیح تمہیں ردّ کر دے گا، تو میری آرزو ہے کہ تم آ کر اُسے آزما لو، کیونکہ یہ اُس کے ساتھ ایک نیا طریقہ ہوگا، ایک سیاہ ورق کا اُلٹ جانا۔ وہ فرماتا ہے، ”جو میرے پاس آتا ہے اُسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا۔“ اُس نے کبھی یہ اپنے دل میں نہ پایا کہ کسی گنہگار کو، جس نے اُس کی رحمت ڈھونڈی ہو، ردّ کرے، اور اگرچہ آسمان کے سب فرشتے اس پر قُسم کھائیں کہ اُس نے کبھی کسی جان کو پھینک دیا، تو بھی میں اُنہیں جھوٹا کہوں گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا، یہ کبھی نہ ہوگا۔

جب تک آسمان زمین سے اونچا ہے، اور خُدا سچا ہے، اور مسیح خُدا ہے، کوئی گنہگار جو آ کر اُس پر بھروسہ کرے، اُسے نہ وہ ناتواں پائے گا اور نہ بے دل، کہ وہ اُسے نجات نہ دے سکے۔ آہ! چکھو اور دیکھو کہ خُداوند نیک ہے، اور جیسے تم نے سُنا، ویسے ہی تم دیکھو گے۔

—اب اگلے مقام میں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ

III

یہ سب کچھ خُدا کی کلیسیا کے حق میں بھی صادق آتا ہے۔ :

بعض لوگوں کو عادت ہے کہ کلیسیا میں عیب نکالتے رہیں، اور کچھ مسیحی ایسے نظر آتے ہیں جو گویا یہ اصول اپنا لیتے ہیں کہ آسمان تک ایک ایک کر کے پہنچیں۔ خدا کے لوگ ”بھ بھیڑیں“ کہلاتے ہیں، اور میرا خیال ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بھیڑیں جُھنڈ میں چلتی ہیں، مگر کچھ مسیحی اقرار کرنے والے اس ”ایک ایک کر کے“ کے اصول کو پسند کرتے ہیں۔

اب جب ہم نے خدا کی کلیسیا کو دیکھا، تو سچ ہے کہ اس میں بہت سی کمزوریاں ہیں—بہت سی کمزوریاں—لیکن یسوع مسیح اُس سے محبت رکھتا ہے، اور وہ اُس کی دلہن ہے، اور میں اُس پر نکتہ چینی کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ اگر وہ شاہزادی اعلیٰ ہے، اگر وہ شہنشاہ ابدی کی منسوبہ ہے، تو میں چاہوں گا کہ اُسے اپنی آنکھوں سے نہیں بلکہ اُس کی آنکھوں سے دیکھوں۔ اور اگرچہ یہ بڑی زور آور بات ہو سکتی ہے کہ خدام دین اور اُن کی کمزوریوں پر طعن کیا جائے، کلیسیا کے رکنوں پر ہنسی اُڑائی جائے اور طرح طرح کی باتیں کی جائیں—اور کبھی کبھی اس کے کچھ جواز بھی نکل سکتے ہیں—تاہم دوسری طرف ہم یہ بھی ”کہہ سکتے ہیں،“ جیسے ہم نے سُنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔

جب ہم پہلی بار مسیحی کلیسیا میں شامل ہوئے تو ہمیں کتاب مقدس میں صاف بتایا گیا تھا کہ گندم کے درمیان جھاڑ بھی ہوں گے۔ یہ کہ کچھ ایسے ہوں گے جو ہم میں سے نکل جائیں گے کیونکہ وہ ہم میں سے نہ تھے۔ مسیح نے خود ہمیں سکھایا کہ اُس کے بارہ شاگردوں میں ایک یہوداہ بھی تھا، تو اگر کچھ ریاکار ہمارے بیچ آ گھسیں تو ہمیں تعجب نہ ہونا چاہئے۔ ہم تو پہلے سے جانتے تھے کہ ایسا ہو گا۔ اُس نے ہمیں پہلے ہی خبردار اور نصیحت کر دی تھی۔ ہم نے یہ سُنا تھا، اور ایسا ہی دیکھا، اور اگرچہ یہ دیکھنا کبھی کبھی دِل کو دُکھانے والا تھا، مگر کم از کم ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے ہمیں صاف صاف سچائی سے آگاہ کیا تھا۔

اور جو بھلی باتیں خدا کی کلیسیا کے بارے میں کہی گئیں، ہم نے انہیں بھی سچ پایا۔ میں نے اُمید رکھی تھی کہ مسیحی کلیسیا میں کچھ پاک، دعاگو، خدا ترس مرد و عورت ملیں گے۔ اور میں نے انہیں پایا، اور اُن کے درمیان رہ کر، اُن سے میل ملاپ کر کے، اور اُن کی جماعت کا حصہ بن کر خوشی منائی، اُن کے ساتھ پاک عبادت میں شریک ہوا، اُس خون کے دھونے میں شریک ہوا جس نے انہیں دھو ڈالا۔ میں ایمانداری سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے پطرس جیسے بہت سے جری اور پُر جوش بھائی، یوحنا جیسے بہت سے محبت کرنے والے، مرتھا جیسی بہت سی خدمت گزار، اور کچھ مریم جیسی خاموش روحانی گفتگو کرنے والی ہستیاں پائی ہیں۔

خدا کی کلیسیا ہمیشہ مجھے، جیسی میں نے اُسے دیکھا، اپنے آپ کو لائق نہ سمجھنے کے باوجود، اپنے لئے حد سے بڑھ کر نیک معلوم ہوتی ہے، اور عیب نکالنے کے بجائے میں داؤد کے ساتھ کہوں گا، ”اے خداوند! تُو ہی میرا خدا ہے، میری نیکی تجھ تک نہیں پہنچتی، بلکہ زمین کے مقدسوں تک، اور اُن عالی مرتبتوں تک جن میں میری ساری خوشی ہے۔“ مجھے معلوم ہے کہ دُنیا اکثر عیب نکالتی ہے، اور کہتی ہے کہ اب پہلے جیسے مسیحی نہیں رہے۔

مگر میں نے اُتنی ہی جلالی مسیحیت دیکھی ہے جتنی رسولوں نے دیکھی، اور اُسی طرح پاک روح کے ایسے ہی کام کلیسیا کے اراکین میں دیکھے ہیں جیسے اُن رسولوں کی آنکھوں کو خوش کرنے والے تھے۔ دُکھوں کو ایک حیران کن صبر سے سنا، خدمت کو ایک نہایت قابل ستائش ثابت قدمی سے انجام دینا، سخاوت کو ایک ایسی آزادی سے ظاہر کرنا جو مسیح کی محبت کے جبر کا پتہ دیتی ہے، دعا کو ایک ایسی گرم جوشی سے جاری رکھنا جو سکونت کرنے والے روح کی نشانی ہو، اور رُوحوں کی پرواہ کرنا، انہیں ڈھونڈنا، اور انہیں جیت لینا، ایک ایسی بے تھکان محبت سے جو صرف مسیح کی محبت پیدا کر سکتی ہے۔

ہم تو ہمیشہ یہی سوچتے ہیں کہ ہم بدترین زمانہ میں جی رہے ہیں، مگر یہ بات سچ نہیں۔ اس سے بھی بُرے وقت گزر چکے ہیں، اور اُنندہ بھی آئیں گے۔ یہ وقت شاید سب سے اچھے نہ ہوں، مگر سب سے بُرے بھی نہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب ڈاکٹر نیوٹن کا انتقال ہوا تو ایک نیک خادم خدا نے اُن کے جنازے پر یہ متن لیا، ”اے میرے باپ، اے میرے باپ! اسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوارو!“ اور افسوس کرنے لگا کہ اب یہ بزرگ قدیس تو چلا گیا، اور اب پرانے زمانے جیسے بڑے واعظ باقی نہیں رہے۔ یہ بات کچھ دیر تک اچھی چلتی رہی، مگر ایک بوڑھی میتھوڈسٹ عورت جو راہ داری میں کھڑی تھی اچانک پکار اُٹھی، ”خدا کا جلال ہو! یہ جھوٹ ہے!“ اور اکثر جب میں لوگوں کو زمانے کو بُرا بھلا کہتے، اور یہ کہتے سُنتا ہوں کہ نیک لوگ باقی نہیں، اور مسیحیت کا زور ٹوٹ چکا، اور جوش ایمان باقی نہیں رہا۔ تو میں اپنے تجربے سے کہہ سکتا ہوں، ”خدا کا جلال ہو! یہ جھوٹ ہے! یہ خدا کی کلیسیا پر تہمت ہے!“ کیونکہ جیسے ہم نے سُننا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔ ہم نے روح کے بھلے اور نیک پھل دیکھے ہیں، اور ہم خدا کی تجدید کرتے ہیں کہ وہ حقیقت ہے۔

تاہم، اے عزیز بھائیو اور بہنو! میری تمنا ہے کہ ہم ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھیں کہ کبھی بھی اپنی زندگی سے اُن بیانات کو جھوٹا نہ کریں جو کتاب مقدس میں مقدسوں کی پاک زندگی کے بارے میں لکھے ہیں۔ افسوس! کچھ اقرار کرنے والے ایسے ہیں کہ اگر آپ اُن کے کاروبار تک پیچھا کریں تو اُن کی سودے بازی میں ایسی ڈھیل پائیں گے کہ جیسا ہم نے سُننا، ویسا ہم دیکھ نہ پائیں۔ اگر آپ اُن کے گھروں میں جائیں تو اُن کے نوکر، اُن کے بچے اور اُن کی بیویاں کہیں، ”ہم نے سُننا ہے کہ مسیحی باپ، مائیں اور آقا کیسے ہونے چاہئیں، مگر جیسا ہم نے سُننا ویسا ہم نے نہیں دیکھا۔“ ساری بات محض گفتگو اور اقرار تک محدود ہے۔

اب، میں اس بات پر قائم ہوں کہ بہت سے ایسے ہیں جو اپنے ہر کام میں اپنے خداوند کے سُوَرہ نجات کو زینت بخشتے ہیں، اور اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ وہ سچ مچ خدا کے لوگ ہیں، مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں ”ہم رسول کے ساتھ یہ کہیں گے،“ ہم نے تم سے بار بار کہا، اور اب روتے ہوئے بھی کہتے ہیں، کہ وہ مسیح کے صلیب کے دشمن ہیں۔ حالانکہ وہ مسیح کی کلیسیا کے اقرار کرنے والے ہیں۔ اُن کے ہونٹ خدا کی عزت کرتے ہیں مگر اُن کی بے ثمر زندگیاں کلیسیا کو ذلیل کرتی ہیں، اور اُس کی رُوحانی قوت کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔ ”جیسے ہم نے سُننا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔“

میرے خیال میں ہم میں سے کچھ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کلیسیا کے جلالی اجتماعوں کے بارے میں سُننا ہے۔ ہم نے سُننا ہے کہ وہ کہتے تھے، ”جب ہم خداوند کے گھر کو جاتے ہیں تو ہم شادمان ہوتے ہیں۔“ ہم نے سُننا ہے کہ خدا کے لوگ اپنی جماعتوں میں خوش رہتے ہیں، اور اُس مقام کو ترستے ہیں جہاں خدا کا جلال ساکن ہے۔ اور بے شک، ہم نے ایسا ہی دیکھا ہے، کیونکہ ہمارے سب کے دن ہمارے سب سے خوشی کے دن رہے ہیں، اور ہم نے اکثر کہا

میری مائل جان چاہتی ہے
کہ ایسے ہی حال میں ٹھہری رہے
اور بیٹھ کر، خود کو گاتے گاتے
”ابد کے خرم و سعید نصیب میں داخل کرے۔“

یہ ایسا ہی ہوا ہے۔

ہم نے سنا کہ انجیل کی منادی خدا کی قدرت ہے نجات کے لیے، اور مقدسین کی تسلی اور روحانی تعمیر کا عظیم وسیلہ ہے؛ اور "جس طرح ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا"۔ کیونکہ بارہا جب کلام حق ہمارے کانوں میں سنایا گیا، تو کبھی وہ مغز اور چربی کی مانند جان کو سیر کرتا تھا، اور کبھی وہ ملامت کی صورت آتا تھا جس کی ہمیں ضرورت تھی تاکہ ہم اپنی روحانی سستی سے بیدار ہو جائیں۔

ہم نے سنا کہ خدا کے گھر کی عبادات برکت سے معمور ہیں—بپتسمہ اور خُداوند کا عشا۔ کہ اُس کے احکام کی پیروی میں بڑا اجر ہے؛ اور جس طرح ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ خُداوند کا مبارک عشا، اگرچہ اُس کے لوگ ہر ہفتے اُس کی میز پر آتے ہیں، کبھی باسی نہیں ہوتا۔ اُس میں ہمیشہ تازگی رہتی ہے۔ آہ! وہ بابرکت فریضہ! کچھ لوگ، میں جانتا ہوں، اُس کو معبود بنا لیتے ہیں اور اُس سے بُت پرستانہ راز پیدا کرتے ہیں، مگر اس لیے کہ وہ اُس کا غلط استعمال کرتے ہیں، ہم اُس کی قدر کم نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے لیے اکثر اوقات آسمان کے دروازے کے سوا کچھ نہیں۔ "جس طرح ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا۔"

اُوں ہم اپنی کلیسائی رفاقت میں آگے بڑھیں، اور محبت اور جوش میں ترقی کریں، اور پھر جس طرح ہم نے سنا کہ صیون درد زہ میں ہو کر فرزند پیدا کرنے والی ماں کی مانند ہوتی ہے، ویسا ہی ہم دیکھیں گے؛ اور جس طرح ہم نے سنا کہ جو آنسوؤں سے ہوتے ہیں، خوشی سے کاٹیں گے، ویسا ہی ہم دیکھیں گے؛ اور جس طرح ہم نے سنا کہ مسیح کے لیے جانیں جیتنے میں عظیم مسرت ہے، ویسا ہی ہم دیکھیں گے۔ مختصر یہ کہ جتنی جلالی باتیں صیون کے حق میں کہی گئی ہیں، ہم اپنے حق میں پوری ہوتی دیکھیں گے۔

بھائیو، اس بات کے ختم کرنے سے پہلے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس سچائی کا ایک نہایت بھیانک پہلو بھی ہے—"جس طرح ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا"۔ تم میں سے بعض ابھی تک نجات نہیں پائے؛ تم نے اب تک اپنے گناہوں کو محبوب رکھا، اور توبہ نہیں کی۔ تم نے مسیح کا حال سنا، مگر اُس کی طرف متوجہ ہونے کو مؤخر کیا۔ اب تم نے بارہا سنا کہ جو ایمان نہیں لاتا، وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا، اور اس کتاب سے تم نے سنا کہ وہ مجرم ٹھہرایا جانا نہایت بولناک اور کچل ڈالنے والا ہے؛ کیونکہ اس میں یہ کلمات ہیں، "اے خُدا کو بھلانے والو، ہوشیار! کہیں میں ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دوں اور کوئی نہ ہو جو چھڑائے؟" اور یہ کہ، "یہ ابدی عذاب میں چلے جائیں گے"؛ اور یہ کہ، "جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور اُن کی آگ نہیں بجھتی۔"

اب جس طرح تم نے سنا، ویسا ہی تم دیکھو گے۔ یقین رکھو کہ جہنم کی گہرائی اس کتاب کی بیان کردہ دہشت سے کم نہ ہوگی۔ خدا دھوکے کے بت نہیں کھڑا کرتا تاکہ جانوں کو ڈرائے—وہ سب حقیقتیں ہیں جن کا ذکر وہ کرتا ہے۔ اور ان حقیقتوں کو بہت سے مرنے والے گناہگار اپنی موت سے پہلے جان چکے ہیں، کیونکہ اُن کا دہشت، اُن کے اندیشے، اُن کا خوف، اُس غضب کی ابتدائی جھلکیاں تھیں جس کے قریب وہ پہنچ رہے تھے۔

میں نے ایسے مرگ مناظر دیکھے ہیں جنہیں بیان کرنے کی میں جرأت نہیں کرتا، اور جن کی یاد بھی اگر میں زیادہ سوچوں تو مجھے کمزور کر دے—وہ جو انجیل کے سننے والے تھے مگر مسیح کو نظر انداز کرتے رہے، اور اپنے گناہوں کے شعور میں مر گئے، لیکن رحمت ڈھونڈنے کے قابل نہ رہے؛ اور جب ہم اُن کے لیے دعا کرتے تھے، تو وہ ہمیں کہتے کہ ہماری دعائیں کبھی نہیں سنیں جائیں گی، کیونکہ وہ چھوڑ دیے گئے ہیں؛ اور اب وہ خدا کو کوس رہے ہیں، جب کہ وہ کھوئی ہوئی جانوں کے عذاب کو محسوس کر رہے ہیں۔

ہاں، اور اگرچہ کچھ لوگ گناہ کی سزا کو معمولی کرنے کی کوشش میں بدی کے وکیل بنتے ہیں، مگر اپنے دل میں طے کر لو کہ جیسے گناہ کی معافی کے لیے خدا کے بیٹے کا قیمتی خون بہا، ویسے ہی گناہگار کے لیے وہ عذاب لازم ہے جو کوئی دل سوچ بھی نہیں سکتا، جب تک کہ اُس نے اپنے گناہ کا وہ پورا بدلہ نہ پایا جو خدا اُس پر ضرور انڈیلے گا۔ کھوئے ہوؤں کے انجام کو ہلکا نہ سمجھو، ایسا نہ ہو کہ گناہ کو ہلکا جانو، اور مسیح کو بھی ہلکا جانو؛ کیونکہ جیسے تم نے سنا، بلکہ اس سے بھی بے حد زیادہ، تم دیکھو گے۔ اے غمناک جان! جب تک تو مسیح کی طرف رجوع نہ کرے، اور اُس پر ایمان لا کر نہ جیے، تیرا حال یہی ہے۔ کاش کہ تُو آج رات ہی ایسا کرے، کیونکہ شاید دوسری رات تجھے کبھی نہ ملے، بلکہ ایک طویل، لانتہا رات تیرا نصیب ہو۔

مگر اس کا ایک روشن پہلو بھی ہے۔ آسمان میں مقدسین سب کہہ سکتے ہیں، "جیسے ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا"، مگر میں سمجھتا ہوں وہ اس عبارت میں ایک نہایت بابرکت اضافہ کریں گے۔ بے شک، تم نے سنا کہ آسمان خوشی اور رحمت سے معمور ہے، اور ویسا ہی تم نے دیکھا۔ تم نے سنا کہ اُس کے دروازے موتی کے ہیں اور اُس کی گلیاں سنہری چمک کی ہیں؛ تم نے اُس کی بنیادیں یاقوت کی اور اُس کی فصیلیں سبز پتھر اور ہر قسم کے جواہرات کی سنیں؛ تم نے اُس کے ابدی آرام اور خدا کی حضوری اور جلال سرشار مسرت کا حال سنا، اور جو کچھ تم نے سنا، وہ سب تم نے دیکھا! مگر میں کہتا ہوں، وہ اس پر اضافہ کریں گے—ملکہ سبا کی مانند—"ادھی بات بھی ہمیں نہ بتائی گئی تھی۔"

ہاں، بھائیو، ہم نے باتیں سنی ہیں، مگر "وہاں ہونا کیسا ہوگا؟"—وہاں ہونا! اُن مسرتوں کا بیان سے ماورا ہونا۔ اور اگرچہ کلام مقدس کے الفاظ باقی رہنے والی خوشیوں کی تصویر کھینچتے ہیں، ہم افسوس! فہم میں کند ہیں، اور اُن سنہری فقروں کا پورا مفہوم نہیں پا سکتے۔ مگر ہم جلد ہی وہاں ہوں گے، اور جب وہاں پہنچیں گے، جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، ہم پکار اٹھیں گے، "جیسے ہم نے سنا، ویسا ہی ہم نے دیکھا، مگر آدھی بات بھی ہمیں نہ کہی گئی تھی اُس جلال اور شوکت کی جو ہمارے آسمانی سلیمان کے دربار میں ہے۔"

خدا کرے ہم وہاں پہنچیں، تاکہ سب کچھ سچ پائیں، اور اُس ابدی نغمہ میں شامل ہوں
اُس کو جو ہم سے محبت رکھتا ہے، اور اپنے خون سے ہمیں ہمارے گناہوں سے دھو دیتا ہے، اُسی کو جلال ابدالآباد تک ہو۔
"امین۔"

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپر جن
زبور 9-1:45

سوسنوں کا زبور—محببتوں کا زبور۔ اے کاش کہ آج شب ہمارے دل محبت سے لبریز ہوں، اور جب ہم پڑھیں تو ہمارے دل اُس محبوبِ ازلی کی حمد کے ترانوں سے گونج اُٹھیں۔

آیت 1۔ میرا دل نیک مضمون سے اُبال کھاتا ہے؛ میں بادشاہ کے بارے میں جو کچھ میں نے تیار کیا ہے وہ بیان کرتا ہوں؛ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔

کبھی دل بولنا چاہتا ہے مگر زبان حرکت نہیں کرتی، پر جب دل محبت سے خوب گرم ہو جائے اور اندر کا شعلہ زبان کو باندھنے والی ڈوریوں کو جلا دے، تب زبان دل کی محبت کو نہایت خوشی سے بیان کرنے لگتی ہے۔ اے کاش کہ آج رات ہمارے ساتھ بھی ایسا ہو جن کو کلام سنانا ہے؛ اور ایسا ہو ہمارے سب بھائیوں کے ساتھ جو جماعت کے سامنے وعظ کرتے ہیں یا دعا کرتے ہیں۔

آیت 2۔ تو بنی آدم سے ازحد جمیل ہے؛ فضل تیرے لبوں میں انڈیلا گیا ہے؛ اس لیے خدا نے تجھے ابد تک برکت بخشی ہے۔ جیسے ہی وہ مسیح کے بارے میں لکھنے لگتا ہے، اُس کی رُوحانی آنکھ اُسے دیکھ لیتی ہے۔ گرم دل جلد ہی خیال کو بھڑکا دیتا ہے۔ جب دل سیدھا ہو جاتا ہے تو ایمان کی آنکھ بھی کھل جاتی ہے۔ ہم مسیح کی حضوری محسوس کرنے لگتے ہیں؛ ہم اُس سے اور اُس کے بارے میں بات کرنے لگتے ہیں۔ "تو بنی آدم سے ازحد جمیل ہے۔" کاش آج شب مسیح اپنا نقاب کا ایک کونا اُٹھا دے اور صرف ایک آنکھ ہم پر ظاہر کرے—ہمارے دل اُس کی لاثانی خوبصورتی پر فریفتہ ہو جائیں۔ "تو بنی آدم سے ازحد جمیل ہے۔" کاش وہ ہمارے کان میں آدھا لفظ بھی فرمانے، اور ہم کہیں، "فضل تیرے لبوں میں انڈیلا گیا ہے۔" اے کاش کہ آج ہم اُسے دیکھیں اور محسوس کریں! کیا ہمارے دل اس کے لیے ترس نہیں رہے؟

آیات 3-4۔ اے جبار! اپنی تلوار اپنی ران پر کس لے، اپنی جلال اور اپنی شوکت کے ساتھ اور اپنی شوکت میں حق اور جلم اور صداقت کی خاطر کامیابی کے ساتھ سوار ہو؛ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے بولناک باتیں سکھائے۔
دل جب مسیح کی محبت سے دبکنے لگتا ہے تو اُس کے دور و سلطنت کے بڑھنے کی آرزو بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ محبت کا فطری میلان یہ ہے کہ اپنے محبوب کی عزت چاہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسیح حکمرانی کرے کیونکہ ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے کاش کہ وہ اپنے دہنے ہاتھ سے کام کرے ان سست ایام میں! کتنی تھوڑی خدمت ہو رہی ہے! اے کاش کہ مسیح کا دہنا بازو اُٹھے اور وہ خود معرکہ میں اُتر آئے، اور ہمارے لشکروں میں بادشاہ کا نعرہ سنائی دے—کیا ہی فتوحات ہوں! اے جو اُس سے محبت رکھتے ہو، اُس کو پکارو؛ وہ تمہاری صدا پر آئے گا۔

آیت 5۔ تیرے تیر بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں پیوست ہیں؛ اس سے اُمئیں تیرے ماتحت گر پڑتی ہیں۔
مسیح کی قدرت نہ صرف قریب میں ہے کہ دہنے ہاتھ سے پکڑے، بلکہ دور تک بھی ہے کہ کمان کے تیر چلا کر غیر قوموں کو انجیل کی قوت کا احساس دلا دے۔ اے کاش کہ اب ایسا ہو! اس کے لیے دعا کرو۔

آیت 6۔ اے خدا! تیرا تخت ابدالآباد قائم ہے؛ تیری بادشاہی کا عصا راستی کا عصا ہے۔
اور ہم جانتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کے بارے میں کہا گیا ہے، کیونکہ رسول نے اسے نقل کیا، "اے خدا! تیرا تخت ابدالآباد قائم ہے۔" جو چاہیں اُس کی الوہیت کا انکار کریں، مگر ہماری خوشی یہی ہے کہ ہم اُس کو جو ہمارا بھائی ہے، صاف لفظوں میں "خدا حقیقی خدا سے" کہہ کر پرستش کریں۔ "تیرا تخت ابدالآباد قائم ہے، تیری بادشاہی کا عصا راستی کا عصا ہے۔"

آیت 7۔ تُو صداقت کو دوست رکھتا ہے اور شرارت سے عداوت رکھتا ہے؛ اس لیے خدا، تیرا خدا، نے تجھے شادمانی کے تیل سے تیرے ہمسروں سے بڑھ کر مسح کیا ہے۔

ہمارا شریک اور پھر بھی خدا کے برابر! انسان مسح کیا گیا—مسیح—پھر بھی فرمانروا خدا! اُس کے نام کو جلال ہو

آیت 8۔ تیری سب پوشاکیں مُر اور عود اور دارچینی کی خوشبو دیتی ہیں؛ ہاتھی دانت کے محلوں سے تجھے شادمان کیا گیا ہے۔ مسیح ہی نہیں بلکہ جو کچھ اُسے چھوتا ہے وہ بھی بیش قیمت ہو جاتا ہے۔ اُس کے کندھے پر جو بھی پوشاک ہو، وہ اُس کے لمس سے خوشبودار ہو جاتی ہے۔ "تیری سب پوشاکیں مُر کی خوشبو دیتی ہیں۔" مُر اُس کے کہانت کے لباس میں ہے جو اُس کے پاؤں تک لٹکتا ہے، اور اُس کی کمر کے گرد بندھے وفاداری کے سنہری پٹکے میں بھی مُر ہے۔ اُس کے تاج میں، خواہ کانٹوں کا ہی کیوں نہ ہو، مُر، عود، اور دارچینی ہیں۔ اُس کی ہر پوشاک سے شیریں خوشبو آتی ہے۔

آیت 9۔ بادشاہ کی بیٹیاں تیری معزز بیویوں میں ہیں؛ تیری دہنی طرف اوفیر کے سونے میں ملبوس ملکہ کھڑی ہے۔ مبارک ہے مسیح کی ملکہ—اُس کی کلیسیا! ہمیں کبھی اُسے کم نہ سمجھنا چاہیے۔ کچھ لوگ ہمیشہ "کلیسیا، کلیسیا" پکارتے ہیں، مگر وہ حقیقی کلیسیا نہیں بلکہ وہ ہے جو مسیح کی جگہ لینا چاہتی ہے—وہ دُجال ہے۔ مگر سچی کلیسیا اپنی جگہ رکھتی ہے، اور وہ اپنے شوہر کے دہنے ہاتھ پر ہے، جہاں وہ سب سے اعلیٰ جگہ پر بیٹھی ہے—سونے میں، اور وہ بھی اوفیر کے سونے میں، کیونکہ اُس کی زینت اور جلال کے لیے وہ کوئی کمی نہیں کرتا۔